سعادت می نماید۔

علوم وفنون میں آپ کی استعداد وصلاحیت کا نمونہ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ امتحان میں تلویح وتوضیح میں ایک سو دو اور شرح عقائد میں ۱۰۲ نمبرات حاصل کئے۔

مولانا باقی باللہ شہیدؒ

مولانا باقی باللہ ولد مولانا حبیب اللہ سکنہ اخوندخیل میری غزنی افغانستان ۸ سال قبل ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ کو دارالعلوم حقانیہ میں داخل ہوئے۔ علم وعمل کا یہ شجرۂ طوبیٰ اب بارآور ہونے کے قریب تھا۔ اور اس سال ۱۴۰۰ھ میں دہم محرم سے دورۂ حدیث شریف میں شامل ہوگئے اس وقت وہ بظاہر بڑے پُرسکون تھے نورانی چہرہ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔ مگر اپنے علاقہ غزنی میں آنے سے قبل کفر سے برسرپیکار رہ کر زخمی ہوگئے تھے زخم اندر اندر رستا رہا کچھ عرصہ بعد مجھ سے پشاور کے کسی ڈاکٹر کے نام تعارفی خط مانگا میں نے کہا کہ بظاہر تو آپ بالکل ٹھیک ہیں، انہوں نے دامن اٹھا کر اپنا پہلو دکھایا تو ایک گھاؤ تھا جو ناسور بن رہا تھا۔ ڈاکٹر نے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج رکھا پھر آپریشن کیا گیا مگر ملاء اعلیٰ کی ملکوتی کائنات مشتاق تھی زخم بڑھ گیا اور وہ پچھلے جمعہ ۲۹ فروری مطابق ۱۲ ربیع الثانی ہسپتال میں واصل بحق ہوئے۔ نماز جنازہ پشاور میں پڑھا گیا اور مشہور عارف وصوفی عبدالرحمان بابا کے قبرستان میں یہ غریب الوطن طلبگار علوم نبویہ۔ شہادت حقیقی وحکمی کے چند درچند درجات پاتے ہوئے سپرد خاک ہوئے۔

زمین زخون شہیدان ما خضاب گرفت ۔۔۔ چنین عبث تو بہ سرخی این شفق منگر

جماعت مجاہدین حرکت انقلاب اسلامی کی طرف سے ان کو دیا گیا شناختی اور تعارفی کارڈ اس وقت ان کے نورانی اور حسین پیکر کے ساتھ میرے سامنے موجود ہے جس پر امیر حرکت کی طرف سے پشتو میں یہ ایمان پرور عبارت لکھی گئی ہے۔ گرانہ مجاہد، مسلمان ورورہ باقی باللہ ایمانی جذباتو محصول خدمتونہ مو خدائی قبول کمرہ یہ گران افغانستان وکفر تورہ تیارہ راغلی دہ ہمت ملا کلکہ وترہ دکمیونزم استبدادی رجیم سرہ مردانہ وار جہاد دکمرہ توفیق مو نصیب شہ۔

یعنی میرے عزیز گرانقدر مسلمان بھائی تمہارے ایمانی جذبات پر مبنی خدمات کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ عزیز! افغانستان پر کفر کے گہرے اندھیرے چھا گئے ہیں، کمر ہمت مضبوطی سے باندھ کر کمیونزم کے رجیم استبداد سے مردانہ وار جہاد کرو توفیق خداوندی تمہارا شامل حال ہو۔

پھر ہمارے عزیز اور محبوب طالب العلم مولانا باقی باللہ نے اس نصیحت پر کیسے عمل کر دکھایا۔؟ فرحمۃ اللہ وارضاہ